
LUCKNOW
1929
OUDHPUNCH

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تُکے مضامین نہیں ہوتے۔ اور بیہودہ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خندہ زن ہوتا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نہ جائیے۔ ہر ہم کی پر چہ پر یاں چڑھ جائیے دیکھئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت۔ سال کی اعانت بے روئے رعایت گنتی جیتی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجئے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا مثال کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہر ہفتہ کے اندر جو تین روپیہ بھیج کر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما خیر شما بسلامت۔ ہندوستان بھر میں مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ ورنہ معلوم نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا نا داری یا یتیمی کا واسطہ دو تا خلاف حیثیت ہے۔

(۶) [illegible] صاحب ذکر ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے بعد پانچ چار مناب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزار ہا خریداروں کے روانہ کرنے پر بیاز منیجر خود نہیں ہو سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے بس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہ ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا اعادہ میں تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) [illegible] ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ آیا یا وہ خط طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ [illegible] اطلاعی پرچہ کا جواب ملنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جملہ خط و کتابت و اطلاعات کے متعلق منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اس کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) [illegible] کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) [illegible] مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

بعض [illegible] ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۶ نمبر ۱۸

مضامین پنچ

۱۳ مئی سنہ ۱۹۲۹ء

مولانا چیخ کا پوسٹ بیگ

الشوافسی ۔ حضرت ۔ خدا محفوظ رکھے آپکی زبان سے ۔ جو ارشاد فرمایا وہ آج بالکل حرف بحرف پورا اترا ۔ بقول مولوی نعیمیں کے ایسی بھکیا شہ سے نکالی کہ بیٹ دیر بیگ طرف تو اخبار کا منہ ان کی نئے دولت پر ہاتھ ہی کر رہا تھا ۔ آج شاہ اسلام پناہ کی فوج ظفر موج میں خان ٹنجنٹ سے دو کرو بھیتالیس تو سو کر کے رگروٹ کے طور پر بھرتی کر کے بھیجے گئے ۔ کل جناب سلطنت رستگاہ نے سونے میں بھرا ہوا بیچے تو قندھار سے کابل تک ایک سوکی کی ر دو دوڑ گئی اور ادھر تھے سے سوار آنکھ مغرب بچہ سقا کی ناک کا صفایا بول دیا ۔

اعلیٰحضرت نے پشتو پر بولیں وہ کے بعد پیچا کی تھی وہ ان کا جسے تن بدن بھرکا اس فن کی ماہر کامل ہیں پر سون سقا زادے کی ناک بگڑ گئی اور خشمناک اتھی کی طرح اپنے سر راہ پر ہاتھ کر دیا ۔ شکیب چک کے دانے کی طرح تسے سے کس گرتا اٹھی چاکرے پیادہ اور جو تار دیا ۔ اعلیٰحضرت کی خدمت میں ۔ اعلیٰحضرت نے غور کرم کو دیکھے دشمنوں نے فروا دانے کے بند میں مکمل کے سقا زادہ کو گلے سے لگایا ۔ اب کابل میں امن امان ہے ۔ صبح شام سقا پر جلالۃ الملک کے پاؤں دھلائے دھو کے پیتا ہے اس آب حیات کی تاثیر دیکھے کہ تند مزاج ہوگیا ہے جس گلی کوچے میں پھرتا ہے شستہ رنگ بچھڑا جاتا ہے ۔ کوئی نظر رکھتا ہو تو کہ ایک بیساری بہشتی ہو گیا تھا مگر استغفر اللہ شرمسے ۔

مثال حاتم طائی کے کیا یاد کیجو وہی کر دیئے اس کے بیمان بکلوں پچیس لگر دوسری طرف آپ کے کل بیچے اسمارہ پان اعلیٰحضرت ایک فارٹ لگائی گئی ۔ واقعہ تاریخ ہے ۔ میں اعلیٰحضرت تدبر و دنیا سی نگہداشت کی عزت سے بالکل دیتے ہیں ۔ بل پھر گزر سنارے سے نہ جھکی ۔ اور وہی ہوا دو کے ڈھول بجانے نہ شنوں کے رگروٹ رہ پہونچے آسمان تا اوٹل کرسد حارے ۔ اگر کوئی تو دیکھ گیا ہیں کہ مرتبہ بانبرد فرماں خود ہی شکست اور انتہا سمجھا اور اپنے لئے مس بڑے وقت میں مرکز شاہی کا ساتھ دیا تھا جو ندد دستے کابل پر طارق ابو ہو رہے وہ بھی شکست کھا کے تتر بتر ہو گئے ۔ اللہ السیف سلطنت کے اتحاد ہیں سرکار کے ساتھ ہے ۔ خدا بھلا کرے نادان دوستوں کا دوس شکست کو ذکر و اقبال کی شکست ۔

تو بہ نہ تھا کہ نہ رکھا سے تر آئینہ ہو وہ آئینہ کر شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں میان سیاست لاہور نے تو اس شکست کو اس طرح لکھا ہے گویا یہ ایک نعمت عظمیٰ نصیب حضرت شاہی ہوئی ۔ عنوان ملاحظہ ہو فرماتے ہیں ۔

" مساکر جاہوانی کی ہزیمت ہے اصل چل جاپانو کے معنی میں خوش قسمت کا اسباب مسعود مبارک یعنی خوش نصیب ہے وہ لشکر جسے پہلے ہی حملے میں ہزیمت کا منہ دیکھنا پڑے ۔ " ایجا الناس بکلو اور وہ ہے مشر گزرے ہوئے ہیں ۔ تحت عنوان وہ خبر ہے جسکے پڑھنے ہی نقل جاپانی دوست نگری کا تماشا پر خیر خواہوں کے آنسو جاری ہو جائیں تو عجب نہیں تھی ۔

" غدید معرکہ آرائی ہوئی جس میں ساکر جاپانی کو فتح ہزیمت حاصل ہوئی "

اناللہ ۔ جاپانی ۔ کی دم کسی طرح ساکر کے جسم مقتل سے جدا نہیں ہوتی ۔ خبر میں بھی موجود ۔ عنوان میں بھی ۔

جب حال یہ ہے تو بچہ سقا کی یہ فتح کیوں نہ میں اتفاق میں ظاہر کیا گیا ہے ۔

بچہ سقا رضاکاراں [illegible] وہ بچہ [illegible] [illegible] دوسری طرح کا سفر [illegible] [illegible] نے جاگیر [illegible] [illegible] چا وہ رکھے گئے تو معلوم تھا [illegible] تیری بھاگ رہا تھا راس پر گلبت اترے ۔ باپ دادا کا نام روشن کیا ۔ شادی اس رسوائی سے تو بہتر تھا کہ آنکھیں بند کرکے ۔ ۔ ۔ بھی گر ۱۹ موزوں پر ستقل کی ۔ ۔ ۔ پنجاب سے رہا کرتے ہیں ہاں یا لیقین سے قتل کی ہے ۔

ان خبروں کے ساتھ ہی ایک ساحت خبر ان کے متعلق رسان خبر بھی تھی ہے کہ شاہ غازی کو سقا پانی نے چارج ۔ فوج کا خطا کیا اس طرح چشمہ کا پانی میں وہ کھا رہے کہ میان پر کیا گیا کے فرمان فرمائی کرو گے جانے ہر اسپ پانچ سو چاہیں پر پولیٹیکل مطلب کی گتھی میں گرہ ڈال سکتا ہوں ۔

" سرکلب دہری وہ دوسری خبر وہ بڑی دعا شہرہ خوش ہو عقیدت سے اخبار کا ہاتھ لیتے ہے باہر تا ہے کہ اندر بیرون رنگ دیتے ہیں کہ ۔ ۔ ۔ گستاخی کو اظہار ہو ورنہ کی شامت آئی ہے ۔ بیان ضرورت فتنہ سے ۔

قضا آئی وہ جیو نٹی کی تو ان کے پر نکلتے ہیں

اور سچا رب اترا دیا وہ جتنا سارا کی آخری بچہ ہوا تنگ اس میں سے بیٹھے بیٹھے قلم بھر تک دیئے سارا پانی نکل جائیگا اور استعفے سے زبان دراز کا آپریشن ہو جائیگا ۔ بھلی بیگم سنا نہیں کہ ایک تھے ۔ ۔ ۔ جب اس نے ۔ ۔ ۔ کو بیچ بازار ہاتھی کے خط ۔ ۔ ۔ رحا خط لکھ چکے تھے کہ ایک عظیم خانگی بحال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الا کو ۔ ۔ ۔ [illegible] گئے ۔ ۔ ۔ [illegible] دیکھتے ۔ ۔ ۔ [illegible]

بھی کہتے جاتے تھے ۔ اب جو کچھ ہندستان کی فضا میں</br>
میں نکلا تھا بی ل کے خط میں لکھدیا ۔ لالہ جی کے</br>
(اتھوں) میں جب خط پہونچا تو نہایت متعجب ہو کر</br>
کل انتقال کر چکے رام رام خلاصہ مرام انکا شتیاق بکا</br>
موصول ہوا از بس خوشی سے ہوا اور بدیگی فہر</br>
ظہور اثر زندگی کا بخوبی دسے دو دل و رحمت منزل</br>
میں آنکر ہم او رعزرا ری خوش سے شہری قریب</br>
کی کوشش و بیعت قلم . . . . . بگلہ اور اسلام</br>
کالی گفتاری کی عادت تا مچی رہتی (اتھی) جائے</br>
زیاب بلکہ انگریزوں کالا لون کی جارحان سے جو قدیا</br>
بکھیرا بس جب لالہ کا قلم ۔ بگاڑ</br>
دور سے لالہ جی کے قلب سے پار</br>
ہوا گیا ہم اول تو لالہ تک جیل</br>
کی نہ میری شکست میں سو طرح</br>
بکھر رہیگا پھر وہ جیل اور بچیگا</br>
ایسا لیڈر ہے کہ شاید اسی</br>
مرد و دانش نے آپ کو جلوہ کہیں</br>
دیکھا یا کیا معنی کہ آپ نے بار ا</br>
حضرت شہریار غازی کی سیاسی</br>
لیاقت عمل شناسی پر تخت کہ جیتیاں</br>
کی ہیں ۔ چنانچہ ردما و اور طرف</br>
(لیجئے) روز حال جب آپکو ہفتوں</br>
سوں کھینچ جانے کی عادت تھی</br>
اور آپ کا اشارات بیچ و سال تھا</br>
آپ نے اپنے قلم سے یہی مضمون</br>
ادا کیا تھا

ابے اور تعاقب سے کان بھراؤ گے تو کوچہ تو نے</br>
ایسی نظر ۔ ان میں ہمارے شہر یار سے الکے لالا</br>
الگ بیرا او موٹر کے معنا میں ہو وا کے کہے تو اسے</br>
بالک کچہری میں دعوے کرکہ ہم تیری شک</br>
ذول اور ذول نکالے کا کا شا اور کو ہسکو پہنی</br>
ہوئی کھاڑ سے کی لنگی قرق کروا لینگے ۔</br>
جانتا نہیں ہم انگریزی علمداری کے رہنے والے</br>
ہیں جنکا عار نہ مرے کو بھی قبر سے کھینچ لانا</br>
ہے ۔ تیر سے دشمن بلا رہا ہی کمر رہتے ہیں کر تو

مرگیا تو نا ٹب ہے جلوس سے کیا ہوگا ۔ وغیرہ</br>
" رس جو ایکبار اچانک حذر مزیدا زلفہ پر خاک "</br>
کی زد میں ہے ۔</br>
بہرحال " دیل اس کا فقرہ لغو و " افسوس شہریار</br>
غازی کی استعداد سیاسی بہت بدنام ہے اور</br>
دوسے کی بیان زبان سے کہتے ہیں کہ " آپ از کجا</br>
رفتہ با کحو رسیدا مدہ "

ذاتم خام خیالی ہوا لکہ

پنچ ۔ یہ جناب خام خیال صاحب ۔ یہ خبر ہیں تو نواب</br>
کی ہا فرشی ہر اسا کے اعلیٰ مخبر لکھیں ۔ پھر ان ہی تازہ



" عقل پر ماتم کرنا ۔ بیا تمنے ہندوستان میں بڑا نام کیا "

مذور وزیر ترا آئی ترو گرم خبر یہ ہے کہ شہریار غازی (ا)</br>
عسکری ہوائی پر سنت پہنچ گئے " چمن " کی گلگشت</br>
فرماتے یا دو وہ سفر جہاں گرد انہ ہی ارب عنقریب</br>
دار زہند ہونے والے ہیں نواب دست برسر</br>
چشم جلوہ مہتاب دو رہا ہی گردن رادی " ایجاب</br>
علم غیب نہیں رکھتے گر کا دو رہیں و دل ہو رک</br>
کی نعمت سے بہرہ ور ہیں ۔ یعنی اگر ہم کسی</br>
موڑ پر کے تو انی سطح پیچھے باندھتے اور بعد کو</br>
کو موڑ چھپڑ نی ثابت ہوتا تو واللہ پھر گھر سے</br>
باہر نکلتے ۔ آفرین وار دو جو ۃ کجا آپ (را) اسلام

نواب شجاع الدولہ کے لشکر ہوا پہلی بار جب گرے</br>
شکست دو ہریت نے گھیرا تو ہو گئے ۔ راہ میں</br>
جو جو پڑا تھا کہ شب وہاں قیام کیا ۔ جہاں</br>
دو روز بیٹھا تھا گروہ اور ہیبت کی تحقیقت لینے</br>
آ کے اور کی نظر پڑی کا ایک سبز و دو بیٹھی کا جوڑ تھا ۔</br>
نواب آگے اور سے بھاگ آئے</br>
بھاگ ہندی میں قسمت کو بھی کہتے ہیں ۔ لفظ</br>
اگرد و مشیں مع و قعات دو نون پر شتی معروف</br>
ملتی ہیں لازمیں کو گلہ لاکر یا کی تیاری کر دیسے</br>
یہ صورت نہیں ہے دکھا یکے قابل</br>
بھاگ اب کہیں خال خال نظر</br>
آتے ہیں ایں ہی تو زو دو نکلی کی</br>
صفت سے خالی ۔ غازی کے بہلائی</br>
جرا کو عنقریب آپ اس ہو جہت</br>
منظر یعنی فرار مقدس اور ان اخباری</br>
کا غذ دان کے تعبیرہ آسے تعیتی</br>
پنچکے اور ان میں ایک شعر بھی</br>
راست گوئی کی آلودگی سے بچنہ ہو گا</br>
اوان اکی خط یوں حلال ہوا کہ</br>
اسے حضور اس فرار پر فراز نثار ہشیارہ</br>
سے شیر کہیں مقابلہ کرتے ہیں اور کا</br>
کھلا یک ہی بانکا پچہ میں لال ہوگیا ۔</br>
یہ حضور کا حلم و رحم تھا کہ زیادہ</br>
تو نکہ سے کام کا اپنی شان حضور شان</br>
جلاوت عضو ازاں سے خفا ہے ۔ سمجھیکے</br>
آ . شیرات میں دیدہ اور چلے آئے حضور (کی تجلی)</br>
(رہیں) اب سعادت گیر بخت گیر نہیں نے ساختہ</br>
نہ ہے تجو رؔ ۔ غلامان شہریار نے اپنے احمقی نمائی</br>
نے جد عالم سیاہ قدموں پر کچھ و رکہ رنے کے لیے</br>
فراہم کیے تھے جو حضور کی تحویل میں ہیں ۔ ابھی پہلی</br>
قسط بھیجنے کی توفیق شوق کی تھی کہ وہ ور وہ سوکب</br>
شاہی کی سمت صاف سو مجبور ہے میں پتہ چل کا نہ تو</br>
ہو کر بندہ خرانہ عامرہ میں یہ رقم فرما دے دو</br>
حاجی شوکت علی صاحب نے ہنگام ادر مودہ بھی</br>
جس تندد ور سے زمین کھو دیا گے کیا جانتا ہوگا

کا سامان ہو چکا تھا اور شوہر جہاں کے بخت کا
تعزیہ یہیں ٹھنڈا کیا گیا تھا اور بدقسمتی سے چلتوں
دریا تک پہنچ چکے تھے سارا گیا تھا پول سیاہ
اوس کے نذر کر دیا جاتا۔ مگر نہیں اعلیٰحضرت
"...مسلمانان ہند پیارا عرب و عجم کا اسلام"
کے جواب میں اونھوں نے صبر کی ہدایت کر چکے تھے
وہ مطلب پا چکا۔ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے
البتہ یہ تو چھوٹے نہیں ہے کل رعایا بر ابر
رعایا ادا عقیدت کے اوسے جس ہر قسم کی
ہمدردی کا سبب بنا ہے ہر جا بجا خیال ہے لیکن
ٹکا زوال سے استعداد کا الزام جس نے
پہلا درج کر دیا مظہر شاہ قاری منصور
بھول گئے فرزند ہمارے چمن بسیار گئے
...... شاہ جہاں اور خان انگریزوں کے ساتھ
گفت و شنید کر تے ہیں دل ہی گنتا ہو کہ
شاہ قاری کا اس طرح دفعۃً مرتد اپنے بھائی اور
لڑکیوں کو ساتھ لے کر چین پہونچ جانا پناہ لینے
کی غرض سے نہیں ہو سکتا اور خیال عقل و عادی
ہے ہنگام گرد کوئی ایسی طاقت نہیں کرتا،
اگر خدا نخواستہ انھیں ہندوستان میں پناہ لینا
یا یورپ جانا مقصود ہوتا تو وہ اپنا ضروری
سامان (جو خزانہ بھا گئے میں چھوٹ گیا) اور
اپنے اعزہ و اقارب ذکور و اناث اور ملک و تخت
و تاج کا اسباب کی فروگذاشت ہے کہ ہمراہ لیکر
آتے ...... لیکن اس حالت میں بھی ہم خدا
کے فضل سے مایوس نہیں ہیں شغل چند بار ہی
برقرار رہیگا شاہ قاری اور پاس بھی تو ہم جیسے خیر خواہ
حضرات ہر وقت مزاج فرمائی خدمت کے طور پر
یہ چندہ ہمارے سیم اس سلیم کے سہارے
جاتے تو زیادہ مناسب ہے۔
ظاہر ہے کہ شاہ قاری کا یہیں کچھ رہنا ہوتا اور
نہ فریب ہیں بھی ہو ان کا اختیار کافی ہے۔ شاہی
ہونے سے زیادہ قابل وثوق کرنا جلدی
کی ہوائی دستاویز بھی نہیں ہو سکتی۔

ایک فرضی تحریر

(احمد علی خان قاچار شاہ معزول ایران)

بنام

امان اللہ خان (شہریار افغانستان)

جیبا! سلام علیکم۔ شنیدم کہ شاہ از وطن گرفتہ
برادر یا یورپ اسباب عواش شدہ می خواہید
بزید۔ خوب ست۔ چند سال ست کہ من ہم
این جا مسطوری فردم۔ انشاء اللہ این کار ست نتیجہ
بر نفع۔ خاتمہ خوشگلی بحبیب و پیر خوش بہم
تجار ستگاہ ہندہ گوی آباد عطر کا گیرد جگر
می باشد۔ این جا اسباب بیش کہ چند مشغول تر
نگینہائے قیمتی و جواہر و زواہر خزانہ ایران است
مال پدرم بود ہر چہ خواستم صرف کردم۔ شنیدم
کہ شما ہم ترک افغانستان گفتہ بیائے ندیم
معتقدات بزرگوار ہمراہ می آرید۔ بلے سے
برائے خارا چو سنگ وزند

شما اینجا تجارت انگور و رہینگ را می آرید
کرتا شد کہ بو شہریار تخت باختہ ہم شدہ
دماغ شما ہمدے رنج ما را ز بو سے معطر و انگور
معطر و پراگندہ گنیم و بجلہ ہمہائے رغبت پدر
سوختہ از فراموش تاریخ۔ چاکر زادہ برجاے
بندہ نشستہ و سقا زادہ برمقام شما۔ سوداے علم
ملک و داری بچشن دریں ہنگام آزاد را تہذیب
بہاری نماید۔ مرد مان می خواہد کہ بادشاہ زادہ من
آئین و قوانین رنگا رنگ بستہ غلام خود
شان سازد و خدمت گیرد۔ اے یار و جیب
آموختہ ہم کہ این شاہی نیست۔ قلعہ او بود
آزاد رو مختار رہا مع چنانکہ جد و پدر جد والد
رحمہ مرحوم شاہ امیر عبدالرحمن خان کریگ بود
بے ستار عبد الحکیم خان جنرل و سرتین و دیگر آ
بر روین توپ بستہ آتش دادہ و مانند سنگ ریخت۔
و حیث گر حاکم است بر فلسفہ جرات و باقوت دلیر ہو
مکہ چینیاں دخور دہ گیران اسرو و زیست قائم
تاج و لوا نا کامو باد و یفصل ایجرا فرو نشستہ و ہم کر ہمہ گو

اختیار می شنو یہ دوش زبان ہنگام خود فرمائی
تو بی تیزند و دیو دیو و ہدید کرامات الیست ما
پیچ برادر یورپ تو وحشت قیمت را بر گرد زدہ
مسائل شودہ بانہا شغل الامر گرید
کردار شر غیر رسوائی و زنظامت چیزے دیگر
نیست۔

برادر ۔ دو یک ماہ قبل از ین بگوشم رسیدہ بود
کہ چند بزرگ خاصہ جوان خیر صورت و زنانہ
شمشیر بدست گرفتہ گویا کہ شائستہ پائے
در میدان کارزار گر داشتہ اند۔ آخر آنجا چہ
شدہ ہ چنانچہ آنان را حکم می فرمائید کہ خود ہم
گرفتہ دو دو سہ سہ پائے زر بند ما طرف
بدانید تا باخدا کہ بحوالہ جہاں شدہ رسیدہ باشد
ہنگام از سیر و شکار بجا ستا سے نا بجا بر ہم برادر
پیش شاہان این کار را از بسیار آسان ست۔ ہنگام کہ
دو ہزار لشکر منظم شدہ در میدان جنگ آمد
بیشتر سے تو آنکہ از ادا رہ بجا و انہ آید گر آنجا نا وشوار
است ہم برادر۔ یورپ ہمراہ خود بیارید کہ زنان
رنگا جنگی مردان۔ وزنگار ما نہ بس نفرت می آرید

حرف از مفصل این نکتہ مجمل گفتم
تو خود حدیث مفصل بخوان ازین مجمل

والسلام

مقسم احمد علی شاہ قاچار

پلورسٹل اسٹیم انجن

(برائے فروخت)

ہمارے پاس پورسٹل اسٹیم انجن سنگل و ہیل کیو بیٹ
سلنڈر گھوڑے سے یکہ ایس گھوڑے طاقت بہت
کم دام میں موجود رہتے ہیں اور مقابلتاً سستی
قیمت پر فروخت کئے جاتے ہیں۔ دوسری جگہ خرید
کرنے سے پہلے ہمارے پاس تشریف لائیں۔ ہیز آئل
وغیرہ ... کے ... گھوڑے ...
پکا ... پانی کے ... بہترین ...
... اسٹیم ... انجن ...
... گے ... ایسی ... چند ... اشتہار
... وز ولا ...

منشی جہان کی [illegible]

[illegible] کی [illegible] کے گزرے چپ چاپ چلے جاتے ہیں
ہو گئے ہیں۔ لگے ہاتھ [illegible] کو خبر نہیں ہوئی۔
[illegible] دیکھا ہے [illegible]
شہر کا شیعہ کالج [illegible] کا مزہ [illegible] نہیں ہے کا
[illegible] چپ چاپ چلے جاتے [illegible]
کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ ایک زمانہ وہ تھا
کہ [illegible] لارڈ [illegible] نے بقول [illegible]
[illegible] ایک ہاتھ میں [illegible] پکڑا اور دوسرے
ہاتھ سے دنیا کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کا لیپ [illegible] اور [illegible] سے
کام لے کے اس [illegible] کی [illegible]
[illegible]
حقیقت ہوا تھا [illegible] پڑھتے تھے [illegible] کا حصہ ان [illegible]
[illegible] کے دم [illegible] عجب افزا ایک
وقت [illegible] کر [illegible] کے [illegible] سے
[illegible] چار [illegible] تین [illegible]
چار [illegible] نے [illegible]
[illegible]
پڑھتے ہوئے چلے اور چپ چاپ بیٹھے رہے [illegible]
گزرے میں [illegible] کے [illegible] دیکھے۔ یہ شان [illegible]
کی نہیں۔ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ کالج کے پرانے
طلاب [illegible] کا قول ہے کہ شیعہ کالج [illegible]
خاک کیا جا رہا ہے۔ [illegible] الاصل [illegible]
ولادت [illegible] نہیں بلکہ [illegible] ہے
تو ہم بھی ان [illegible] کے ہم خیال ہیں۔ اچھا
کیا جو چپ چاپ چلے [illegible] رسوائی ہے
[illegible] حال [illegible]
[illegible] اسم [illegible] یا
شیعہ کالج [illegible] …… [illegible]
[illegible] جواب [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ہیں [illegible] آزریبل [illegible] ایک
[illegible] تعلق۔
[illegible] مولوی [illegible] حسین [illegible]
[illegible] کے مولوی [illegible] و سادات و
[illegible] رمضان [illegible] استقلال [illegible]
…… [illegible] شیعہ کالج [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوتا ہے کہ جب یہ حضرات
[illegible] فارغ ہو سے اور [illegible] کر تنہا
چھوڑ کے اپنے اپنے گھروں میں پلٹ آئے تو
شب کو [illegible] مجبور [illegible] وہ خود
[illegible] تازہ اور [illegible] بھی نہیں
بلکہ اس [illegible] ایسی حرکت کی جس سے
[illegible] زیادہ [illegible] اور [illegible] کے
[illegible] گمان کیا جاتا ہے کہ یہ
[illegible] حرکت کسی دشمن کالج سے سرزد
ہوئی ہے لہٰذا آئندہ پولیس کا پہرا بٹھا دیا جائیگا
[illegible] دشمن [illegible] کو
[illegible] ہم اس انتظام
کی تکمیل [illegible] ایک
[illegible] جائے اور [illegible]
[illegible] تاکہ عبرت ہو۔
[illegible]

[illegible] بے جواب

شیخ۔ حضرت آپ کا یہ [illegible] کی
[illegible] شیخ علیحان کے
[illegible] کیا جاتا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تلقین [illegible]
کر آپ بھی [illegible] اور [illegible]
[illegible] تلقین پڑھنے والا [illegible]
[illegible] شیعہ کالج [illegible]
[illegible] کے [illegible]

[illegible] اخبار [illegible]

شیخ مل خدا۔ خدا مل شیخ

چند کنایات اشارات کی تصریح

اردو پنچ کی اشاعت میں [illegible]
[illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] کو [illegible]
کی [illegible] نیاز مند

[illegible] تحفہ [illegible]

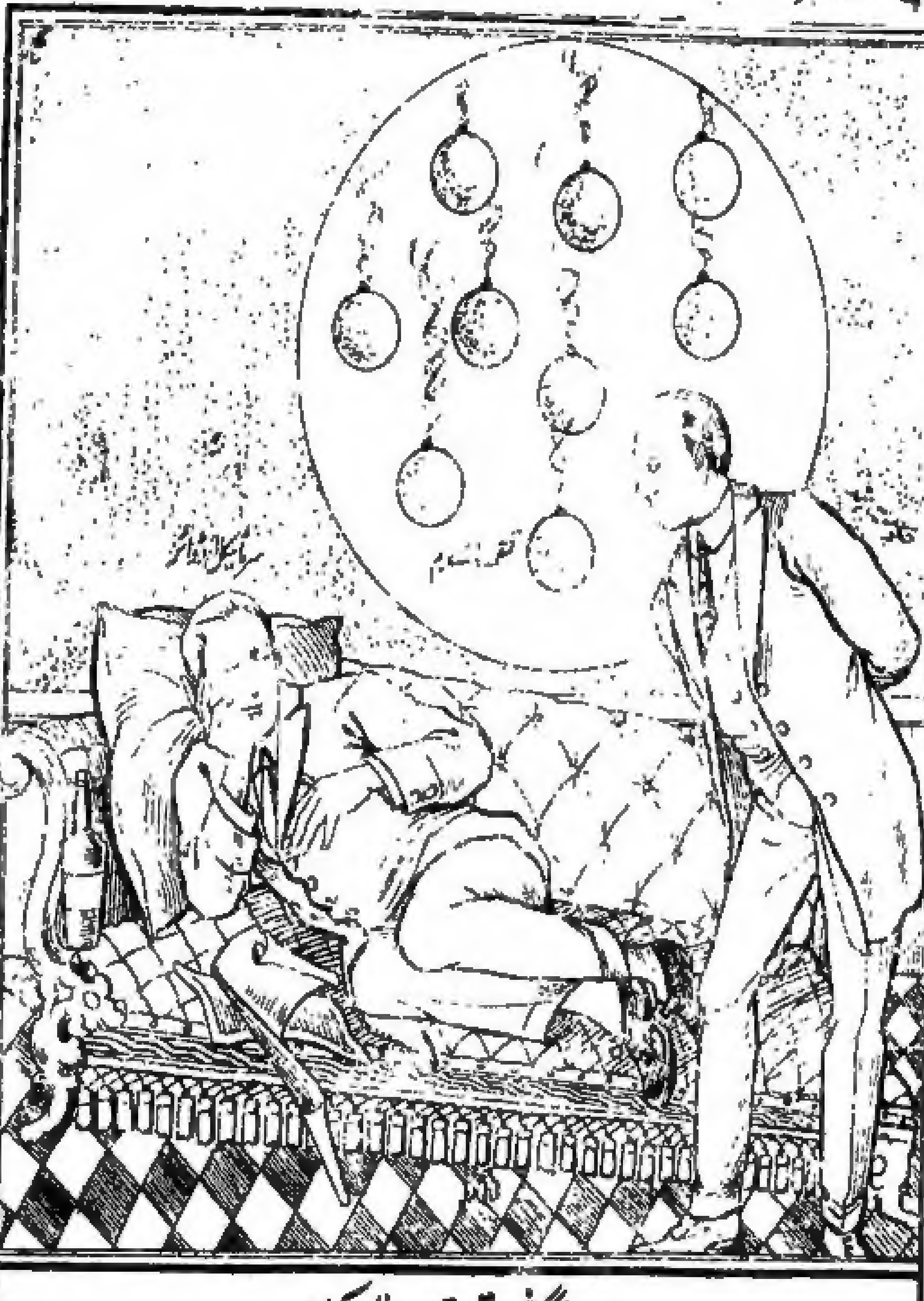
[illegible] سے [illegible] کی
[illegible] اور [illegible]
[illegible] انڈین [illegible]
کانگریس [illegible] نہیں
[illegible] ہوئے احمق بھی ہیں اور
[illegible] احمق بھی ہیں کوئی تعجب نہیں
کہ پنڈت موتی لال نہرو نے حضرت [illegible]
[illegible] میں [illegible] تحفہ
پیش کرنے کے لیے [illegible] پھول [illegible] اور [illegible]
میں [illegible] انھوں نے اس [illegible]
[illegible] کہ آرائش کی چیز ہے [illegible]
ہمراہ ہیں۔ [illegible] ہوا ہے [illegible]
ہے۔ [illegible]
[illegible]

سوزاک [illegible] کا فوری علاج

گونور

[illegible] دیکھا [illegible] کی
[illegible] علاوہ [illegible]
ملنے کا پتہ [illegible]

اردو و [illegible]
[illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
[illegible]
[illegible] اردو [illegible]
- جلد دوم
- جلد سوم
- جلد چہارم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اردو
[illegible]
[illegible] اردو
[illegible] جلد اول
- جلد دوم
ملنے کا
[illegible]



خواب خرگوش (تعبیر تیس سال کے اندر)

سائیکل اور موٹر: ہند ا ہند!! ہند!!! ڈنا ڈن ڈنا ڈن ۔ ڈن ۔ ڈن ۔ ڈن !!!
خیالات از دن: خواب میں بھی پیشگوئی ۔ اسے میر احمد حکومت اور اسکا انجام؟

لکھنؤ کی نفیس زردوزی بوکام انہی کے کام سے متعلق ہے ۔ سجا ہیل زربفت ۔ بیتا محمد رفیع صاحب تاج باغ لکھنؤ کو آرڈر دیں ۔



گل بصد حسن بجلوہ درآمد شگفت و بریخت
با باد صبا حکایتے گفت و بریخت
بدعہدی دہر بیں کہ در دہ یک روز
سر برزد و غنچہ کرد و بشگفت و بریخت
اگر موسم خزاں میں بھی تازہ پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا ہو تو اصغر علی محمد علی عطر سازان لکھنؤ سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے۔ بہار باغ ناپائدار ہے اور اس کی خوشبو پائدار

رنگ کی خوشنما شال اوڑھ کر نہ۔ پھول ایسے
کی علامت ہے اہل وطن کی عداوت کی تلافی
ہو جائیگی ۔ علاوہ اس تحفہ پر اس وجہ سے بھی
ہوئے کہ یہی گلشن روز نے اودلہ سادہ وہاں نہیں
اور روایت روانہ ہونے کے وقت دیا تھا کان
علاوہ [illegible] کے سبب وہ ہوا ساز وہ شہریار
غازی ہار گئے اور ہار کے دوبارہ نہ دکھایا ۔
زریں ہار تھا جو اب اصلی ایجاد ہے رشتہ
بھی ہے [illegible] خود اپنا گریس پر گراں
ڈگر دیگا اور اس طرف بھی اشارہ ہو جائیگا

پھول گو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

اسکے علاوہ شہریار غازی کی یادیں اور گنبد [illegible]
ابد ہے ہیں [illegible] نہ بھرے گے ۔ ایک
وقت چھوڑنے کے بعد پھول سوکھنے کے سوا
کام ہی کیا رہ گیا ہے وہ دن لد گئے جب کہ تھے

گل در بیان باغ است وغنچہ
بکار ما نیاید نرگس و آس
شراب ما ست خون جگر [illegible]
اساس [illegible] او جرس کا اس

وقت چو از دست رفت پشیمانی چہ سود ۔
گئے ہیں کہ ثریا خانم نے اوس بیعزتی تک
نقاب سے پھر رشتہ جوڑا ۔ جو سفر ولایت کے
وقت بمبئی سے آگے بڑھتے ہی سمندر میں پھینک
گرا تھا ۔ نقاب کا ہے کو طوق دریا کی ناؤ سمجھے
جو مات آٹھ ہزار جانوں کو لے ڈوبی ۔ بہت مشکل
مشہور ہے کہ ثریا چھپا اور برا چھپا کبھی نہیں
کام دے جاتا ہے ۔ آج اگر یہ بالشت بھر کا
چیتھڑا اوس [illegible] جیب کے [illegible] کسی طرح
چھپائے نہ چھپے رنگ کی زردی عالم آشکارا
ہو جاتی دیکھنے والے دیکھتے ہی پہچان لیتے ۔
انگلیاں اٹھتیں کہ وہ کھڑی ثریا آتی ہیں وہ
چلیں ۔ رہ جاتی ہیں ۔ غالب مرحوم نے
بنات النعش کو شب کے وقت عریاں دیکھ کے
وجہ پہچانی تھی سو

نہیں بنات النعش گردوں دن کو پردے میں نہاں
شب کو ان کے جی میں کیا آئی کہ عریاں ہو گئیں؟

ثریا اور ان بادشاہ بے نقاب ہونا اور لوگوں
کو ننگا چہرہ دکھانا اوس سے زیادہ حیرت انگیز
ہوتا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ ثریا اپنے خاوند
سے زیادہ [illegible] ہیں یا [illegible] کے وہ ثریا
وقت قمیص اور پتلون کے سوا باقی سب کچھ
پہنے جو ابھی چھوڑ کے مگر یا ہے جھگڑا ہوں
گر نقاب سا تعلق تھا نہیں اگرچہ یہ بنا نہیں
خارجی اور معلق ہے ۔ ادھر سمندر کی جہاز
بہو چکا ادھر تموج دریا کے جھٹکے سے نقاب کا
ڈورا ٹوٹا ۔ دل میں [illegible] اسلام کے
اور نقاب کا سایہ طوفان برپا رہیگا ۔

چنانچہ دیکھا کا دھندلا سا چھپا ۔
خلافت کی تنسیخ کا [illegible] کی [illegible]
ہے لیکن یہ مسئلہ غلط ہے کہ سبب کے زوال سے
سبب غائب غلط ہو جاتا ہے علی ہذا القیاس
امان اللہ خان کی غازی بریک اشارۂ [illegible]
جشن [illegible] کابل سے [illegible] بارہا
امان اللہ شاہ فتنہ کا سلسلہ جاری ہے ہے
گروں اہل اسلام ہند سے چندہ کا پھندا
جاری ہوگا ۔ ایک ہفتہ میں غازی کا شہریار
کا نام نامی [illegible] ہند سے حرف غلط
کی طرح مٹ جائیگا ۔ اخباری کا نام بھی
نہ لیگے ۔

یہ جنرل نادر خان فاتح کابل علی احمد جان
فرمان روائے قندہار ۔ سردار [illegible]
[illegible] غلام نبی خان کو ان کی مدد
پہونچانے کی شدید ضرورت ہے ۔ کیا جانیے
کل کیا ہو ۔ آخر جائیں جنگ [illegible] ان [illegible]
نے کوئی نہیں جانتی ۔ کوئی [illegible] زمانے
تو آئے ہیں پھر امان اللہ کیوں
منتشر کی جائے ۔ یہ سب [illegible] مقابلہ میں
امان اللہ کی حیثیت رکھتے ہیں جنرل نادر خان
سابق [illegible] خان حال کا ایک وکیل مطلق

گیا ہے اور خان حال ہی میں سردار [illegible] خان [illegible]
کا سامان ہوا ہے [illegible] کرتا ہوں کہ جنرل نادر
شاہ ایران کا ہمنام ہے نادر شاہ [illegible] تخت
پر کا تخت حق حاصل تھا ۔ پس نادر شاہ حال
کو بھی ہندوستانی مسلمانوں سے کو ملنا چاہیے
[illegible] طلائی خزانہ [illegible]
لے گیا ۔ [illegible] بھاگتے وقت شاہ غازی
[illegible] خانہ جنگی [illegible] سے تباہ کل
زراعت و تجارت کر نہیں سکتے ۔ اور صاف
[illegible] اعلیٰحضرت شہریار غازی سے
[illegible] ہیں ۔ یہی وقت ہے ۔ قندھار چلو ۔
[illegible] چلو ۔ [illegible] چلو [illegible]
[illegible] فتح قریب [illegible]
[illegible]
[illegible]
کی بیماری نہ گھیرے ۔

جا نجنیں یورپ کو نہ کیوں سمجھیں کیا [illegible]
تو یہ توبہ [illegible]
بعض [illegible] مشورہ دیتے ہیں کہ شاہ غازی

یورپ سے قبل ملک کی زیارت سے مشرف ہوں تحت سلطنت بیت اللہ کعبہ شریف ہو کے جو بشر کے پیش بین رہا ہے بدکا چشم بد ہو گئیں۔ یہ جگر آپکی فرض میں ہے اور دعا بھی خانہ خدا میں جلدی قبول ہوتی ہے مگر ملک زیادتی ہیں کہ مجھے گزیدن کی آب و ہوا پسند ہے۔ طوافت کون کرے "رقص" مسجد ہی میں لیکا۔ شاہ کے پاس پولی ہے کم بیچ حیثیت عمری کل ساٹھ ستر لاکھ یورپ میں ایسی حقیر ذلیل رقم کی اوقات ہی کیا ہے لہٰذا وہ مستطیع نہیں ہیں اور سے

انچہ جور و جفا بعشرہ رواست
ہم جور و جفا بہ از حکم خداست

پر عمل فرمائیے۔ آدمی ہیں کفایت شعار ہیلے سفر میں ایک مجلس کی کرونی ہاں جو کچھ کسی نے دیا لیا بیرس میں تجارت کریں گے تو سرمایہ واپس ہو جائیگا - یہ حج کی سی ملا لگی بازی میں مدینہ ہجرت کرنے کا عمل نہیں۔

تاریخی یادگار

نو گھوڑے کی طاقت رکھنے والی موٹر جو کہ بلوچ زادہ شہریار خان نے استعمال فرمائی ایک تاریخی یادگار کیطرح عجائب خانہ یا انگلینڈ میں رکھنے کے قابل ہیں۔ ہندوستان و انگلینڈ کی حکومتوں کو اس یادگار کی اتنی ہی قدر کرنی چاہیئے جتنی کہ طرح اسٹیفنسن کی پہلی ریل گاڑی کی۔

سادھو اور جیوا

اس نام کا ایک افسانہ پنڈت کشن پرشاد صاحب کول ممبر سروینٹس آف انڈیا سوسائٹی لکھنؤ نے انڈین پریس الہ آباد میں نہایت خوشنما چھپوا کر شائع کیا ہے۔ پنڈت جی کے اکثر علمی آثار یا جانب انظار حسن قیام کر چکے ہیں یہ کتاب بھی انکا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ افسانے کا خلاصہ یہ کہ سندری نام ایک جیوا تھی کار ... ہوتے کے باوجود ساہو ... شراب سے وقت سے لبریز تھا سوامی ہریانند ایک زاہد مرتاض تھے اور مکین اس جیوا کو ہدایت کرنے کا شوق ہوا آخر خدا تعلقین کا گر ہوا کہ جیوا نے توبہ کی مگر جیوا کی جوانی جادو کا بھوت بن کے سوامی جی کے چمٹ گئیں۔ سوامی جی ہو حد پرست نہ تھے پھر بھی اس شیطان سے پیچھا چھڑا سکے مگر ... بھی نہ ... بے نہر ہو گئے اور چل ہوگئی تھک کی ڈلی۔ افسانہ دلچسپ ہے۔ ارباب افسانہ کی لیاقت اور علمی استعداد کے مطابق بول چال کا لحاظ رکھا ہے۔ سوامی جی ہندو ہونے تصوف اور فلسفہ کے اصطلاحات میں بات چیت کرتے ہیں اور مسلمان تا فہمی عربی اصطلاحات میں۔ یہ ایک خوبی ہے مگر سہ

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

الہ آباد کا مشہور انگریزی کار روزانہ اخبار لیڈر کا غذ عربی اور فارسی کی جلن میں مبتلا ہو کے پنڈت جی پر طعن کرتا ہے کہ فارسیت انکی زبان میں بہت ہے۔ پوچھئے کہ پنڈت جی فارسی جانتے اور فصیح اردو لکھ سکتے ہیں تو میاں تمہاری جان کیوں سوکھی جاتی ہے۔ اس تصنیف میں جو اصل خامی ہے وہ آپکے معاصر کو اردو ہندی کے غبار کی وجہ سے نہ دکھائی دی۔ یعنی سوامی ہریانند نفس پر قابو رکھنے کے باوجود کیوں آخر وقت ناکامیاب (لا مذہب) ہوگئے۔ علم النفس کے اعتبار سے مصنف نے کوئی وجہ اس انقلاب کی تحریر نہیں کی۔ ابلیس کی مثال اس محل پر کافی نہیں ہے۔ سندری کی وفات سے اگر شیشہ دل پر چوٹ پڑی وہ ٹوٹ گیا اور شراب عرفان بہ گئی تو یہ ایک اضطراری حالت ہو۔ دل و دماغ قابو سے باہر ہو جائے تو انسان کی کوئی حرکت قابل گرفت نہیں۔ سادھو کا آخری انجام نتیجہ یہ نہیں دکھایا گیا جس سے قصص کی تکمیل ہو جاتی۔ ہم دیا سے ہو گئے۔ ریاضت مرزوں ا... ہوتا ہے جو نیک افعال ہوتا ہے بحالت صحت انجام دیے ان کا ثواب ضرور ملیگا۔ دیوانگی کے جوش میں اس سے جو کچھ سرزد ہوا اسکا مواخذہ نہ ہوگا۔ پس عبرت کا اثر افسانے کے ناظرین پر اوس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک سادھو جی صحیح الدماغ ہونے کے باوجود ابلیسی خیالات کے پیرو نہ ثابت ہوں۔ ۲۰۲ صفحہ کی کتاب ہے ۲ روپے قیمت ہے انڈین پریس الہ آباد سے ملیگی۔

اندھیر ہے

ایک صاحب زمانے کی شکایت کرتے تھے کہ دیکھئے کیا اندھیر ہے جس کا گلا دبا وہی آنکھیں نکالتا ہے۔ سنئے بچہ سقا بیٹے حضرت امیر حبیب اللہ فرمان روائے مملکت خداداد کابل کا تاج ... عجیب الملہ دین آجکل پشاور میں ہے پولیس کا تو ہیلو یا موسس یا شاید حالات کا کھوج لگانے امام دین کے پاس گیا اور پرچے لگائے کہ سقاؤ بچہ سقا کا حال کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ آقا کے بارے میں کوئی نوکر تو ایسی تعب نہیں سن سکتا امام دین کو تاؤ آگیا اور اوسنے پولیس کے ٹوپی کو صلواتیں سنا کے رکھ دیں اس پر اخبار کا نامہ امام دین کو بے ادب قرار دیتے ہیں حالانکہ ادب و آداب گفتگو میں اخبار کا قلم بھی دیکھو کہ کرتے ہیں جیسے کہ "پولیس ٹوپی صاحب" ہمارے نزدیک تو امام دین خان نے ہاتھ سے جواب نہ دے کے اپنے حلم و تحمل کا پورا ثبوت دیا۔ کوئی آن سے پوچھے کہ آپ امیر حبیب اللہ کی توہین کرنے گئے تھے یا ٹوہ لینے۔ بد تمیزی کی پہل آپ کی طرف سے ہوئی یا اوسکی یا آپ سے۔